زیرِ نظر مقالہ چھ ابواب میں منقسم ہے۔ باب اول عدیم صراطی کے حالاتِ زندگی سے متعلق ہے۔ باب دوم لیہ کی تاریخ اور اس کا علمی و ادبی منظر نامہ (عدیم صراطی کی شعری خدمات کے تناظر میں) ہے۔ اس باب میں ہم نے لیہ کی تاریخ اور یہاں پر تخلیق ہونے والے شعر و ادب کا محاکمہ پیش کیا ہے۔ باب سوم میں عدیم صراطی کا عہد لکھا گیا ہے۔ اس باب میں عدیم صراطی کے معاصر شعراء کو اس طرح متعارف کرایا گیا ہے کہ ان کی موجودگی میں عدیم صراطی کا کیا مقام اور مرتبہ ہے۔ باب چہارم میں عدیم صراطی کی غزل پر سیر حاصل تحقیقی و تنقیدی بحث کی گئی ہے۔ یہ باب مقالے کا بنیادی حصہ ہے اس میں عدیم صراطی کی غزل کے متنوع پہلوؤں کو پس منظری مطالعہ کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ باب پنجم عدیم صراطی کی نظم نگاری سے متعلق ہے۔ باب ششم مقالے کا آخری باب ہے اور اس میں ہم نے عدیم صراطی کا شعر و ادب میں مقام پیش کیا ہے اور یہ تھیسس بیان کیا ہے کہ عدیم صراطی اپنے فکر و فن کے لحاظ سے اردو شعراء کی اس صف میں شامل ہیں جن کے ہاں فن کی اعلیٰ سطح اور فکر کی گہرائی موجود ہوتی ہے۔ اس باب میں ہم نے گزشتہ ساری بحث کے نتائج اخذ کیے ہیں۔ آخر پر کتابیات اور ضمیمہ جات کو شامل کیا جائے گا۔

اس کامیابی کے پیچھے میرے مددگاروں کی ایک طویل فہرست موجود ہے۔ جن کی مدد، رہنمائی اور تعاون کے بغیر میں یہ کام کبھی بھی پورا نہیں کر سکتی تھی۔ سب سے پہلا شکرانہ رب ذوالجلال کا کہ جس نے اپنے پیارے حبیبؐ کے صدقے مجھے یہ موقع عطا کیا کہ اپنے مقصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکوں۔ میں اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے سب سے پہلے اپنے والدین اور بھائی منیر خان اور مظہر خان کی مشکور ہوں جب کی بے لوث دعاؤں کی بدولت میں اس قابل ہوئی ہوں کہ اپنے ایم۔فل کے مقالے کا ابتدائیہ لکھ رہی ہوں۔ اس کے بعد اپنے نگران اور استادِ محترم جناب ڈاکٹر پروفیسر مزمل حسین کی شکر گزار ہوں کہ انھوں نے ہر لمحے میری رہنمائی فرمائی اور اپنے قیمتی وقت سے اچھا خاصا وقت دیا اور اس بات میں کوئی شک نہیں ان کی مدد کے بغیر میرے لیے اس مقالے کی تکمیل ناممکن تھی۔ اپنے مقالے کے متعلق کسی بھی قسم کا مواد حاصل کرتے وقت پروفیسر ڈاکٹر مزمل حسین نے میری پوری طرح مدد کی جو کہ میرے لیے کافی دشوار تھا۔ میں اپنے شریکِ حیات جناب محترم رضی عباس خان مگسی صاحب کا تہہ دل سے شکریہ ادا